REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

205

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

ربوہ

بدھ / چہار شنبہ

۲۸ شوال ۱۳۷۶ھ

الفضل

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۹ ہجرت ۱۳۳۶ ہش ۲۹ مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۲۷

"یوم خلافت" کے موقعہ پر ربوہ کے عظیم الشان جلسے میں خلافت کے بابرکت نظام کو

ہمیشہ ہمیش جاری رکھنے کے عزم کا اظہار

خلافت کے ساتھ وابستگی محبت و عقیدت جذبہ و جوش اور عزم و ثبات کا روح پرور نظارہ

ربوہ ۲۷ مئی۔ آج ۲۷ مئی کی یادگار تاریخ کو جس روز آج سے ۴۹ سال قبل حاجی الحرمین حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل اتفاق رائے سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے ربوہ میں "یوم خلافت" پورے اہتمام سے منایا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ اور تمام اہل ربوہ نے کامل اخلاص و عقیدت اور پورے ذوق و شوق کے ساتھ اس عظیم الشان جلسے میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے مسجد مبارک میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جلسہ صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے قبل دوپہر تک جاری رہا۔

نیا جوش اور نیا عزم

جلسے میں شمع خلافت کے پروانوں نے نظام خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات کے موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے کے بعد ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ اپنے اس مقدس عہد کو پھر دہرایا۔ کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلافت حقہ کے آسمانی نظام کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیں گے۔ اور نسلاً بعد نسل اس نظام کو قیامت تک جاری رکھتے چلے جائیں گے تا تائید و نصرت الٰہی مرکزیت، باہمی اتحاد و اخوت اور اسلام کی سربلندی کی شکل میں خلافت کی جن عظیم الشان برکات کا انہوں نے قدم قدم پر مشاہدہ کیا ہے۔ ان کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش جاری رہے۔ صاحب صدر کی اقتدا میں جب شمع خلافت کے پروانوں نے عہد کے الفاظ دہرا کر اپنے اس عزم کا اظہار کیا تو خلافت کے ساتھ وابستگی۔ محبت و عقیدت۔ جذبہ و جوش اور عزم و ثبات کا یہ منظر دیکھنے کے لائق تھا۔ تمام مسجد ہزاروں قلوب کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی پُرجوش آوازوں سے گونج رہی تھی۔

ایمان افروز تقاریر

علماء سلسلہ نے اپنی تقاریر میں خلافت کے ہر پہلو کو قرآن مجید احادیث نبوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصریحات کی روشنی میں نہایت خوبی سے واضح کیا۔ اور بتایا کہ انوار نبوت کو جاری رکھنے کے لئے خلافت کو قائم رکھنا اور اس کے شایان شان اعمال بجالانا نہایت ضروری ہے۔ فاضل مقررین نے حسب وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام اور اس کے بالمقابل منکرین خلافت کی ریشہ دوانیوں اور ان کے حسرتناک انجام پر بھی روشنی ڈالی۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جس عزیمت اور جلالت شان کے ساتھ جماعت میں خلافت کے نظام کی بنیاد رکھی۔ اس کو بھی واضح کیا۔ اور پھر سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خلافت کے دور میں نظام خلافت کے طفیل جو عظیم الشان برکات نازل ہوئیں۔ اور اطراف و جوانب عالم میں دین کو تمکنت نصیب ہوئی۔ اور اسلام کی سربلندی کے سامان پیدا ہوئے اور جس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود کی برکت سے روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ان کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔

فاضل مقررین میں صاحب صدر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد صدیق صاحب

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع منظر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۷ مئی۔ آج یوم خلافت کی تقریب سعید کے موقعہ پر نماز مغرب کے بعد اولڈ بوائز ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں وسیع پیمانے پر ایک ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔ ڈنر کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی زیر صدارت اولڈ بوائز کا ایک خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں سلسلہ خلافت احمدیہ کے ساتھ گہری وابستگی اور پُرخلوص اظہار عقیدت کے طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی۔ بعد، عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ (مفصل آئندہ)

جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولوی ہدایت محمد صاحب شاہد۔ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مکرم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب شاہد مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین شامل تھے۔

روح پرور نظمیں

علاوہ ازیں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض نظمیں نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ محترم قاضی ظہورالدین صاحب اکمل نے جو بوجہ پیرانہ سالی صاحب فراش ہیں۔ بیماری اور علالت طبع کے باوجود "یوم خلافت" کے موضوع پر اپنی ایک تازہ نظم ارسال فرمائی جسے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نیز مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں اپنی ایک نظم پیش کی۔ یہ عظیم الشان جلسہ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا تھا صدر محترم کے بعد اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔ جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے کرائی

(تقاریر کے خلاصے آئندہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۷ء

اپنی پردہ پوشی کیلئے

بعض پیغامی دوستوں نے جماعت احمدیہ پر جو تبدیلیٔ عقیدہ کا الزام لگایا ہے یہ ان ڈھونگوں میں سے ایک ڈھونگ ہے۔ جو یہ لوگ شروع سے ہی رچاتے رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اختلافات کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ پیغامیوں کو یہ ڈھونگ کیوں رچانا پڑتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دراصل بعض وجوہات اور طبعی رجحانات کی وجہ سے پیغامی بزرگوں نے شروع ہی سے جماعت احمدیہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ساتھ منسوب ہونے کے ان نتائج سے جو بندگانِ حق کی مخالفت کی صورت میں لازماً نکلتے ہیں بچنے کے لئے کئی کئی ڈھنگ اختیار کرنے شروع کر دیئے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں تبدیلیٔ عقائد کی حد تک جانا پڑا۔

ایک واضح ترین طریقہ وہ ہے۔ جس کی پیروی خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے کی ہے اور وہ یہ ہے کہ تقاریر وغیرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہ کیا جائے۔ چنانچہ خواجہ صاحب نے اس طریقہ پر عمل کیا۔ اور غیر احمدیوں میں شہرت حاصل کی۔ یہی طریقہ آپ نے ووکنگ مشن کے تعلق میں اختیار کیا۔ اس طریقہ کے اختیار کرنے کے جواز میں وہ دراصل یہ دلیل دیتے کہ اس طرح غیر احمدیوں کو قریب کرنے کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ بعد میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی آشنا کیا جا سکتا ہے۔

یہی طریقہ ہے جو پیغامیوں کی ذہنیت کی بنیادی اینٹ ہے۔ اور اختلافِ عقائد چیست کا ہنگامہ اسی ذہنیت کی پیداوار ہے لیکن جماعت احمدیہ نے اس ذہنیت کا پورا پورا مقابلہ کیا۔ اور وہ خدا کے فضل سے اپنے مسلک پر قائم چلی آئی ہے۔

خواجہ صاحب کی قیادت اور مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی تائید سے اس طریقہ پر عمل کیا جانا شروع ہوا۔ تو لازماً اس سے کچھ دقتوں کا بھی انہیں سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ان میں سے ایک بڑی دقت یہ تھی کہ غیر احمدیوں میں ایسے لوگ بکثرت موجود تھے جو ان پر اعتبار نہیں کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ یہ لوگ چالبازی کر رہے ہیں دوسری طرف بوجوہات خود ان کے لئے یہ ناممکن تھا۔ کہ وہ قادیان سے اپنے تعلق کو چھپا سکیں۔

پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خدماتِ اسلام سرانجام دی ہیں ان سے سنجیدہ اور باانصاف غیر احمدی طبقہ بہت متاثر ہوا جیسا کہ آپ کی وفات پر اخبارات نے آپ کی تعریف میں جو لکھا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جو مخالفت احمدیت میں پیش پیش رہے ہیں وہ بھی آپ کی خدمات سے متاثر ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے بھی موقعہ بہ موقعہ نہایت زوردار الفاظ میں سراہا ہے۔ اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوا بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اب بھی آپ کو ایسے باانصاف لوگ بہت ملیں گے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں جماعت احمدیہ کی خدمات کا بے حد اعتراف ہے۔ اور ہم مانتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ صرف ہمیں بعض عقائد کے لئے انشراح نہیں۔

یہی چیز ہے جو دراصل پیغامی بزرگوں کے طبعی رجحانات کو ابھارنے اور انہیں جماعت احمدیہ میں اختلافِ عقائد کا مسئلہ چھیڑنے میں مدد معاون بنی ہے۔ ایسے لوگوں کی باتیں سنکر انہوں نے خود اپنے عقائد تبدیل کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ جہاں وہ پہلے بڑے زور شور سے نبوت کا اقرار کرتے تھے۔ اب بتدریج اپنے اس موقف سے ہٹنے لگے۔ اور آخر یہاں تک کہنے لگے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی نبوت کا کوئی دعوے کبھی کیا ہی نہیں۔ نبوت کا عقیدہ بدلنے کے ساتھ ان تمام ضمنی باتوں کو بھی بدلنا پڑا۔ جن سے انہیں شبہ تھا کہ بعض غیر احمدی برا مناتے ہیں۔

پیغامی بزرگوں کے یہ رجحانات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی ہی میں ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے۔ چنانچہ انگریزی ریویو آف ریلیجنز میں احمدیت کے ذکر نہ کرنے کی رائے کا اظہار اس کی بین مثال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے عہد میں تو یہ رجحانات بالکل ہی عریاں ہو گئے۔ لیکن اس وقت جو چیز ان کے راستہ میں حائل ہو گئی تھی وہ "خلافت" تھی۔ جس کو انہوں نے بادلِ ناخواستہ مان لیا تھا۔

ان کے لئے بڑی مشکل یہ تھی کہ حضرت خلیفہ اولؓ کو وہ صریح الفاظ میں خلیفۃ المسیح تسلیم کر چکے تھے۔ اس لئے ان کے لئے یہ زمانہ سخت اندرونی کشمکش کا زمانہ تھا۔ ان کے حلق میں ایسا لقمہ پھنسا ہوا تھا کہ جس کو نہ نگل سکتے تھے اور نہ اگل سکتے تھے۔ ایک طرف غیر احمدیوں میں ہر دلعزیزی کا جذبہ تھا اور دوسری طرف جماعت تھی۔ جس کے چندوں کے بغیر وہ اپنے ہر دلعزیزی کے جذبہ کی تکمیل نہیں کر سکتے تھے۔ ؎

غرض دوگونہ عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے فرقتِ لیلےٰ و صحبتِ لیلےٰ

آخر انہیں خلافت کے متعلق بھی وہی فیصلہ کرنا پڑا جو نبوت اور متعلقہ مسائل کے متعلق کیا۔ اور اندر ہی اندر پروپیگنڈا شروع ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلیفہ اوّل تو ہے ہی نہیں اور اگر ہے تو وہ انجمن ہے۔ چونکہ خلافت کا عقیدہ دوسرے تبدیل شدہ عقائد سے ٹکراتا تھا اس لئے مجبوراً یہاں بھی عقیدہ تبدیل کرنا پڑا۔ کیونکہ اگر خلافت کو مانیں تو نبوت کو بھی ماننا پڑتا تھا۔ اور اسکے متعلقہ مسائل کو بھی ماننا پڑتا تھا۔ جس سے غیر احمدیوں میں ہر دلعزیزی ان کے خیال میں یقیناً ختم ہو جاتی تھی۔ لہذا لازماً خلافت کا بھی انکار کرنا پڑا۔ اس طرح پیغامی بزرگوں کو تبدیلی عقائد کے ایک سلسلہ در سلسلہ کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسرے لفظوں میں جماعت احمدیہ سے پیغامی بزرگوں کی علیحدگی کی تاریخ دراصل ان کے تبدیلی عقائد کی ایک طویل فہرست ہے۔ گویا اس جماعت کا اوڑھنا بچھونا ہی تبدیلی عقائد ہے۔ ایک جھوٹ اختیار کر کے جھوٹ پر جھوٹ اختیار کرنا پڑا۔ اب حالت اس شتر مرغ کی سی ہے۔ جس کو کہا گیا بوجھ اٹھاؤ تو کہا میں شتر نہیں مرغ ہوں۔ اور جب کہا گیا کہ اچھا مرغ ہو تو اڑو تو کہا میں مرغ نہیں شتر ہوں۔

غیر احمدیوں میں رسوخ حاصل کرنے کے لئے انہیں لگاتار تبدیلیٔ عقائد کرنی پڑی۔ اس کو وہ اچھی طرح محسوس کرتے رہے ہیں۔ پہلے نبوت کو بھی صاف صاف لفظوں میں مانا اور خلافت کو بھی تسلیم کیا مگر مجبوراً یہ عقائد بدلنے پڑے اور اپنی اس مسلسل تبدیلیٔ عقائد کو چھپانے کے لئے اب ایک نیا ڈھونگ یہ کھڑا کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے تحقیقاتی عدالت کے سامنے اپنے عقائد بدل لئے ہیں۔ اور اس کا خوب شور ڈالا ہے۔ تاکہ احمدی ان کی مسلسل تبدیلی عقائد کو بھول جائیں۔ مگر احمدی کس طرح اس فریب میں آ سکتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کے لئے تبدیلی عقیدہ کا یہ چکر چلایا گیا۔ وہ بھی خوش نہیں ہوئے اور ہمیں فسادات میں اپنے ساتھ ان کی حفاظت بھی کرنی پڑی۔ اور پھر ہماری تبدیلی عقیدہ کے جھوٹے شور سے بھی کچھ نہیں بنا۔ اور مودودی صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ ایں ہم شتر بچہ است اس کو بھی پکڑو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

دین گنوایا دنی سے دنی نہ چلی ساتھ

206

اہل ربوہ کی طرف سے اہل پیغام کے خطاب کا جواب

(از مکرم مولانا ابوالعطا صاحب فاضل)

سخت ناروا اندازِ خطاب

اخبار "پیغام صلح" ۲۷ مارچ میں ڈاکٹر غلام محمد صاحب کا ایک طویل مضمون "خطاب بہ اہل ربوہ" کے عنوان سے شائع ہُوا ہے۔ مضمون بحیثیت مجموعی اس قابل نہیں کہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب صدر غیر مبایعین کی طرف منسوب کیا جائے۔ یہ وہم بھی نہیں کیا جاسکتا کہ جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس چہرہ ایک نظر بھی دیکھا ہو۔ جس کے کانوں نے آپ کے اخلاقی نصائح میں سے ایک کلمہ بھی سنا ہو وہ اس بے دردی ظالمانہ انداز اور بازاری طرز خطاب کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اولاد اور آپ کے نونہالوں کے حق میں اختیار کر سکتا ہے۔ جو ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے اختیار کیا ہے مجھے ڈاکٹر صاحب سے شکوہ کرنا بے اثر محسوس ہوتا ہے۔ مگر میں درد بھرے دل سے ڈاکٹر صاحب پر واشگاف الفاظ میں کہدینا چاہتا ہوں کہ اہل ربوہ اختلاف رائے میں اظہار آزادی کے نظریہ کو کامل طور پر اپنانے کے باوجود اس طریق خطاب کو اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتے ہیں جو ڈاکٹر صاحب نے ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اختیار کیا ہے۔ ہم میں ہزار خامیاں ہوں۔ ہمارے عقائد سے فریق لاہور کو کتنا اختلاف کیوں نہ ہو لیکن وہ اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ کہ جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر سے والہانہ عقیدت ہے۔ اپنے مقدس خلیفہ اطال اللہ بقاءہ وایدہ تائیداً عظیما سے انہیں غیر معمولی محبت ہے۔ میں کہتا ہوں آپ ہمیں غلط کار سمجھیں۔ ہمیں غلط عقائد والے کہیں۔ مگر بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی اور شریفانہ طریق ہے کہ "اہل ربوہ کو خطاب" کرتے ہوئے ان کے دلوں کو زخمی کرنے کے لئے ان کے جانوں سے عزیز امام ایدہ اللہ بنصرہٖ کو اس طرح گالیاں دی جائیں۔ جس طرح ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے دی ہیں۔ ہمارے دلوں پر نمک پاشی سے قطع نظر آپ اپنے نقطۂ نظر سے ہی نظرثانی فرمائیں کہ کیا اس دلآزار طریق خطاب سے اہل ربوہ آپ کے قریب آئیں گے؟ مجھے جناب مولوی آفتاب الدین صاحب مرحوم کے مکان واقعہ احمدیہ بلڈنگز میں ایک دفعہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب سے تعارف حاصل ہُوا تھا۔ ان کے "صحابی" ہونے کے دعوے کے پیش نظر میرا خیال تھا کہ محترم مرتضیٰ خان صاحب کے بعد غالباً زندہ معروف غیر مبایعین میں ڈاکٹر صاحب آخری شخص ہوں گے جو تحریر میں اس قسم کا ناواجب اور ظالمانہ طریق خطاب اختیار کریں گے۔ مگر افسوس ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

اب ہم اس حصہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ہی ملتجی ہیں کہ وہ ہمارے پیارے امام کی انتہائی مظلومیت کو خود دیکھے اور ہمارے زخمی دلوں پر اپنی محبت کی مرہم رکھے اور اپنے رحم و کرم سے کم از کم ان غیر مبائع بھائیوں کو تو دانشمندانہ اور ہمدردانہ رویّہ اختیار کرنے کی توفیق دے اور حق کی سمجھ بخشے۔ جنہوں نے حضرت مسیح پاک کو دیکھا اور ان کی محبت بھری باتوں کو سنا ہے۔ اللھم آمین

ڈاکٹر صاحب سے ایک تحریر کا مطالبہ

ڈاکٹر غلام محمد صاحب "مکفر مولویوں کی ہمنوائی" کے زیر عنوان اہل ربوہ سے کہتے ہیں:۔

"جاؤ مکفر مولویوں کی آپ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنیکی تحریروں کو ایک طرف اور مرزا محمود احمد صاحب کی تحریروں کو دوسری طرف رکھ کر دیکھو ان میں سرمو کوئی فرق نہ پاؤ گے"

ڈاکٹر صاحب! اہل ربوہ نے مکفر مولویوں کی جملہ تحریروں کو کھنگال کر دیکھا ہے۔ ان تحریروں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریروں دربارۂ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں قطعاً کوئی مطابقت نہیں پائی جاتی۔ بغرض اختصار میں ڈاکٹر صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف دعوئے نبوت منسوب کرنے والی صرف ایک تحریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ایسی پیش کر دیں جو مکفر مولویوں کے اقتدار کے مطابق ہو۔ اور حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریر سے سرِمُو بھی مختلف ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر تشریعی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں ملنے والی یعنی ظلی نبوت کا مدعی قرار دیا ہے۔ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں مذکور ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ رہا ہے۔ اور آج بھی ہمارا یہی اعتقاد ہے۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب میں اگر ذرا بھی سچائی کا پاس ہے تو وہ مکفر مولویوں کی ایک تحریر ہی ایسی پیش کریں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی طرح کی غیر تشریعی اور ظلی نبوت کا مدعی مانتے ہیں۔

نبوت مسیح موعود کے متعلق مصری صاحب کی شہادت

باقی رہا یہ سوال کہ جماعت احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس قسم کا نبی مانتی تھی۔ اور مانتی ہے تو اس کے لئے میں غیر مبایعین کے موجودہ سب سے بڑے ظاہری عالم شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ ان کی دستخطی تحریر ہمارے پاس موجود ہے اور یہ شہادت بارہا رسالہ فرقان میں چھپ چکی ہے۔۔ شیخ صاحب اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ شیخ عبد الرحمٰن مصری لکھتے ہیں

"میں حضرت مسیح یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں۔ جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں نہ اس وقت فرق کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہوں۔ لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ لفظ جن معنوں میں استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں وہ میرے عقیدہ کے منافی نہیں ان معنوں میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ

مرمت مقامات مقدسہ کیلئے انجینئر کی ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، مدظلہ العالی

مقامات مقدسہ کی معمولی مرمت تو مقامی طور پر کی جارہی ہے۔ لیکن خاص مرمت جو کسی ماہر فن کی نگرانی چاہتی ہے۔ وہ ابھی تک نہیں ہوسکی۔ بابو محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ انجینئر سندھ نے اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ لیکن اب ان کی طرف سے اچانک اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے ملازمت اختیار کرلی ہے۔ اس لئے وہ اس کام کو کرنے سے معذور ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست بھی فارغ ہوسکیں اور پرانی عمارتوں کا تجربہ رکھتے ہوں اور خصوصاً Under Pinning کے کام سے واقف ہوں۔ وہ مہربانی کرکے فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ تا انہیں اس خدمت کے لئے بھجوایا جا سکے۔ ایسے دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جن کے پاس پہلے سے پاسپورٹ اور ویزا موجود ہے یا وہ آسانی سے حاصل کرسکتے ہیں۔ کیونکہ وقت تنگ ہے۔ اور برسات کا زمانہ قریب ہے۔ اللہ تعالےٰ دوستوں کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق دے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱/۵/۵۷

(مسئلہ اسلام) کو علی سبیل المجاز ہی نبی سمجھتا ہو یعنی شریعت جدیدہ کے بغیر نبی۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی۔ میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔

عبدالرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ
۲۴ر اگست ۱۹۳۵ء

اس شہادت سے جو غیر مبایعین کے نزدیک ایک "بہترین شہادت" ہوگی صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے جماعت احمدیہ آپ کو متفقہ طور پر نبی مانتی آئی ہے۔ ۱۹۱۴ء جماعت احمدیہ کے لئے نہایت مبارک سال تھا کہ جب کہ در اور جاہ طلب لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے "متفقہ عقیدہ" سے انحراف کرکے جماعت کو دوسرے راستہ پر ڈالنا چاہا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے ذریعہ اس فتنہ کو دبا دیا اور جماعت کو بحیثیت جماعت اسی "متفقہ عقیدہ" پہ قائم رکھا۔ اگر ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی قسم کے چند لوگ منحرف ہوئے ہوں تو یہ ان کی اپنی بدقسمتی ہے اپنی اندرونی نحوست ہے۔ بیچارے ۱۹۱۴ء کو خواہ مخواہ منحوس کہہ رہے ہیں۔ ما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعودؑ کو مدعی نبوت مانتے تھے

شاید ڈاکٹر غلام محمد صاحب شیخ مصری صاحب کی شہادت کو کافی نہ سمجھیں اس لئے ہم جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی صدہا شہادتوں میں سے ایک حلفیہ شہادت درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے عدالت میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں بایں الفاظ ادا کی تھی۔ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں:-

"مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔"

(مسل مقدمہ مولوی کرم الدین ورق ۳۶۲)

اب ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ کیا مکفر مولویوں سے سرمو فرق نہ رکھنے والی یہ تحریر ہے۔ نیز وہ یہ بتائیں کہ کیا جماعت احمدیہ کا نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق وہی عقیدہ نہ تھا۔ جس سے ۱۹۱۴ء میں فریق لاہور نے انحراف اختیار کر لیا تھا؟

قادیان کی مرکزیت کی روشن دلیل
اور الٰہی شہادت

ڈاکٹر غلام محمد صاحب اس امر پر بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ قادیان ہندوستان میں آ گیا اور ایسے حالات پیدا ہو گئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے بیشتر حصہ اور خود حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ کو پاکستان آنا پڑا لکھتے ہیں۔

"اپنے حق پر اور ہمارے باطل پر ہونے کی ایک بڑی دلیل جو آپ نے پیش کی تھی۔ کہ مرکز قادیان کا آپ کے ہاتھ میں ہونا آپ کی سچائی پر دلیل ہے۔ اس بودی دلیل پر بڑا زور دیا گیا۔ خدا کی شان ہے کہ مشیت ایزدی سے ایسے واقعات رونما ہوئے کہ قادیان کے حصار عافیت سے جہاں آپ جو چاہتے کرتے اور جو منہ میں آتا کہہ دیتے تھے اور کوئی آپ کو پوچھنے والا نہ تھا۔ آپ کو نکلنا پڑا۔"

ہمیں مسلم ہے کہ قادیان کے مرکز کا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہونا غیر مبایعین کے خلاف ہماری صداقت کی دلیل ہے اور بڑی دلیل ہے۔ اس دلیل کی بنیاد مسیح موعود علیہ السلام کے ان پاک الفاظ پر ہے کہ:-

"یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔"

(الوصیت ص۲۵)

کیا اس دلیل کو "بودی دلیل" قرار دینا کسی خدا ترس احمدی کا کام ہو سکتا ہے۔ باقی رہی ہماری موجودہ ہجرت تو یہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ جن پر الفضل میں حال ہی میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ ہماری اس ہجرت کے ساتھ ہماری صداقت کی یہ دلیل اور بھی نمایاں ہو گئی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ ہمیں قادیان سے نکلنا پڑا۔ اسی خدائے علیم و حکیم نے ایسے سامان بھی پیدا فرمائے کہ قادیان کے خاص بابرکت حصہ یا حلقہ! مسجد مبارک کو ہمیشہ کے لئے ہر حال میں جماعت احمدیہ کے قبضہ میں رکھا۔ اے گروہ غیر مبایعین! کیا آج تم میں ایک بھی ایسا انسان نہیں۔ جو خدا کے ارشاد کو سمجھے اور جماعت احمدیہ کے ان سینکڑوں افراد کی بے مثال قربانی کی داد دے۔ جو ہتھیلی پر جان رکھکر اس مقدس مقام کی حفاظت کے لئے دیار حبیب میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ حکومت ہند نے اعلان کیا کہ صدر انجمن احمدیہ! قادیان میں باقاعدہ موجود رہی ہے۔ اور سلسلہ کے کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے قادیان بدستور ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر غلام محمد خوش ہیں کہ قادیان کے فرقت زدہ وہاں سے باچشم تر اور افسردہ نکلنے پر مجبور ہو گئے۔ مگر انہیں جماعت احمدیہ کے وہ مقدس انسان نظر نہیں آتے۔ جو مسیح پاکؑ کے ضریح (مزار) کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ غیر مبائع بھائیو! کبھی تو روحانی جذبات کی لذت سے بھی بہرہ اندوز ہونے کی کوشش کیا کرو۔ یہ معاندانہ روش آخر کب تک؟

تبدیلی عقیدہ کے الزام کا تجزیہ

ہمارے "اعتقادات کی عمارت" کے متعلق ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی خوش فہمی ملاحظہ ہو۔ آپ لکھتے ہیں:-

"اپنے پہلے بیانات درباره نبوت کفر اور تحقیقاتی عدالت میں دئے ہوئے بیانات کو بالمقابل رکھ کر دیکھ لیں کہ آیا آپ نے پہلے بیانات سے رجوع نہیں کیا۔ اور کیا آپ ان عقائد پر نہیں آ رہے جن کے متعلق چالیس سال تک آپ ہم سے برسر پیکار رہے؟"

اگر ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے یہ تحریر کسی غلط فہمی کی بناء پر نہیں لکھی تو اس میں بہت بڑا مغالطہ ہے۔ ہم نے نبوت وغیرہ کے متعلق اپنے پہلے اور پچھلے جملہ بیانات کو دیکھا ہے ان میں کسی قسم کا تضاد یا تبدیلی نہیں ہے نبوت کے بارے میں تو ڈاکٹر صاحب نے بھی ایک حرف تک پیش نہیں کیا اور نہ ہی خلافت کے عقیدہ کے بارے میں انہیں کسی تبدیلی کا وہم ہے گویا ہمارے اور غیر مبایعین کے اختلافی عقائد میں سے دو تہائی (یعنی نبوت مسیح موعودؑ اور مسئلہ خلافت) کے متعلق انہیں کوئی اشکال نہیں۔ رہے وہ تکفیر مکفرین مسیح موعودؑ کے متعلق وہم پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے تحقیقاتی عدالت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے بیان میں سے صرف ذیل کا ایک فقرہ نقل کیا ہے کہ:-

"کوئی شخص جو مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

یہ فقرہ ہے جسے سیاق و سباق سے الگ کرکے مولوی فضل الرحمٰن صاحب سے لے کر ڈاکٹر غلام محمد صاحب تک تبدیلی عقائد کی بنیادی دلیل قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ خود بیان سے ظاہر ہے کہ اس جگہ دائرہ اسلام سے مراد مسلمانوں کا عام شیرازہ یا امت محمدیہ کا وسیع دائرہ ہے۔ وہ دائرہ اسلام مراد ہے۔ جس کا فیصلہ انسانی حکومتیں کرتی ہیں۔ اور جس پر سیاسی اور تمدنی حقوق کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ وہ حقیقی دائرہ اسلام مراد نہیں۔ جس کی تعریف احکام الٰہی کی کامل اطاعت قرار دی گئی ہے۔ بیان میں اس کی توضیحات کے ساتھ حوالے بھی دئے گئے ہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھی صرف لا تقربوا الصلوٰۃ پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ (باقی)

موضع ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ میں احمدیہ مسجد کی تعمیر

مورخہ ۱۰/۵ کو احمدیہ مسجد کی تعمیر شروع کی گئی۔ اس تقریب پر دو دیگ چاول پکا کر غرباء اور بچوں میں تقسیم کئے گئے۔ نماز مغرب ہم نے اس میدان میں ادا کی جہاں مسجد تعمیر کرنی ہے۔ نماز میں لمبی دعا کی گئی۔ بعدہٗ خدام نے تقریباً دو گھنٹے وقار عمل منایا۔ اور اس جگہ کو مٹی ڈال کر ہموار کیا۔ اب ہم تمام نمازیں اسی میدان میں ادا کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مسجد کی تعمیر بھی جاری ہے۔ خدام بہت جانفشانی سے کام کرتے ہیں اور خاص کر فضل احمد صاحب قائد مجلس منظور احمد صاحب۔ نائب قائد مجلس اور محمد اسلم صاحب زعیم مجلس اور چوہدری عبدالسلام صاحب پریذیڈنٹ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ مذکورہ بالا عہدیداران خود اپنے سروں پر مٹی کی ٹوکریاں اٹھاتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کارخیر کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق دے۔

محترم صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم آف ٹوپی ضلع مردان کے مختصر حالات زندگی

از صوبیدار عبد الغفور خان صاحب ربوہ

احباب کرام نے الفضل میں پڑھ لیا ہوگا کہ میرے خسر صاحبزادہ عبد اللطیف خان صاحب نے بعمر ۷۲ سال مورخہ ۱۹ [illegible] بروز جمعہ صبح ساڑھے چھ بجے اس دار فانی سے داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے چھ لڑکیاں اور بیسیوں پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ آپ ابراہیم لودھی کے خاندان سے تھے۔ اور مرحوم نواب صاحبزادہ عبد القیوم خان صاحب جو سرحد کے پہلے وزیر اعظم تھے۔ اور سابق گورنر صوبہ سرحد کرنل صاحبزادہ محمد خورشید صاحب مرحوم اور کرنل صاحبزادہ احمد خان صاحب سابق چیف میڈیکل آفیسر سرحد کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ آپ کے پردادا کو ابراہیم لودھی نے اس علاقہ میں ایک حاکم اور قاضی کی حیثیت سے متعین کیا تھا۔ آپ کے خاندان کے ایک بزرگ حضرت صاحبزادہ سید امیر شاہ صاحب عرف پیر کوٹھے والے گزرے ہیں ان کی پیشگوئیاں اور ان کے مریدوں کے بیانات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں درج ہیں۔

آپ نے جنوری ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد نہایت بہادری اور جرأت سے جہاں گئے تبلیغ کرتے رہے۔ آپ نے باوجود مخالفت کے سخت طوفانوں کے تمام حالات کا مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں کافی جائداد سے محروم ہونا پڑا۔ اور کئی جگہ پر صاحبزادہ صاحب پر پتھر برسائے گئے۔ آپ محکمہ نہر میں ضلعدار تھے وہ ملازمت بھی تکلیفوں کی وجہ سے چھوڑنی پڑی۔ مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری اور ہر ابتلاء پر اپنے ایمان میں پختہ ہوتے گئے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے مخالفین کا زور توڑ دیا اور ان کے اچھے نمونہ سے کئی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔

خدمتِ خلق

صاحبزادہ صاحب ایک حاذق حکیم بھی تھے۔ ہمیشہ غریبوں اور ناداروں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ اور معذوروں کے گھر جاکر علاج کیا کرتے تھے . . . . پہلی جنگ عظیم کے بعد جب طاعون اور انفلوئنزا کی موذی بیماری پھیلی تو صاحبزادہ صاحب نے سینکڑوں بیماروں کے گھر جاکر ان کا علاج کیا اور لوگوں میں اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وعدہ کے مطابق مجھے طاعون سے محفوظ رکھے گا چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کو بالکل محفوظ رکھا۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی میں صاحبزادہ صاحب ہر جگہ مشہور تھے۔ ہر غریب و امیر مسافر کی خاطر تواضع کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد جائداد اور ملازمت سے محروم ہونے کے باوجود انہوں نے کسی مہمان یا غریب حاجتمند کو خالی نہیں جانے دیا۔ بلکہ بعض دفعہ بوجہ مجبوری اپنے گھر کی کسی قیمتی چیز کو بھی فروخت کر دیتے اور حاجتمندوں کی حاجت پوری کر دیتے۔ دو دفعہ سخت قحط پڑا۔ ایک کابل کی طرف مسلمانوں کی ہجرت کے بعد اور دوسری دفعہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے کے بعد جبکہ ۵۰-۶۰ روپے من گندم بکی صاحبزادہ صاحب ان دنوں اپنی جائداد بیچکر مسافروں اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے رہے۔ اور کئی دفعہ گاؤں کے لوگ بھوک کی حالت میں ان کے حجرہ میں آکر منہ چھپا کر بیٹھ جاتے تھے۔ صاحبزادہ صاحب خود ان کے ہاتھ دھلاتے اور کھانا کھلاتے اور ان کو محسوس تک نہ ہونے دیتے کہ انہوں نے ان کو پہچان لیا ہے یا نہیں۔ اپنے علاقہ کے اکثر غریب بیواؤں یتیموں اور بچوں کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام کرتے۔ اور طالب علموں کی تعلیم مکمل ہونے تک ان کی فیس بھی اپنی جیب سے دیتے۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے والہانہ محبت

آپ چونکہ عرصہ سے بوجہ بیماری اور کمزوری کے ربوہ نہیں جا سکتے تھے اس لئے ربوہ جانے والے کو گلے لگا کر پرنم آنکھوں سے الوداع کہتے اور فرداً فرداً خاندان کے افراد کا نام لے کر انہیں السلام علیکم کا پیغام بھیجتے۔ چونکہ میں اکثر ربوہ جاتا رہتا تھا۔ اس لئے مجھ سے بہت خوش رہتے۔ اور میرے لئے بہت دعائیں کرتے۔ جب میں ربوہ سے واپس جاتا تو میرے ساتھ بار بار مصافحہ کرتے اور کہتے کہ تم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کیا ہے۔ اور سارا دن واقعات دریافت فرماتے

مجھے اکتوبر ۱۹۵۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت عالیہ میں نائب افسر حفاظت کے طور پر طلب کیا گیا۔ تو میں نے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں اپنے جملہ واقعات پیش کئے۔ جس پر صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ تم فوراً جاؤ۔ اور یہ معاملات خدا تعالیٰ پر چھوڑ جاؤ۔ یہاں کی تمام ضروریات ہم پوری کریں گے۔ یہ ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ تم کو ایسی خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ اس پر میں توکل کرکے اس خدمت کے لئے چلا آیا۔ اب بھی ان کے بیٹے میرے سب کاروبار کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا نیک اجر دے آمین

خدا تعالیٰ سے تعلق

آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق اتنا پختہ تھا کہ آئندہ کے واقعات ان کو پہلے سے رؤیا کے ذریعہ معلوم ہو جاتے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد جائداد اور ملازمت سے محروم ہو جانے کی وجہ سے انہیں شدید ابتلاؤں سے گزرنا پڑا۔ تو انہوں نے خدا تعالیٰ کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ آخر صاحبزادہ صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ میرے سرہانے چھت میں مکھیاں شہد بنا رہی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کر رہی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے گھر میں رزق کا انتظام کر رہی ہیں۔ اور پھر واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ ساری جائداد بلکہ ہزاروں گنا زیادہ جائداد انہی دنوں عطا کر دی اور ان کے گھر میں رزق کے چشمے پھوٹ پڑے۔

ایک دفعہ ۱۹۵۴ء میں صاحبزادہ صاحب سخت بیمار ہوئے۔ دوست بیمار پرسی کے لئے آئے تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ گھبرائیں نہیں مجھے بشارت دی گئی ہے کہ گو میں سخت بیمار ہو جاؤنگا مگر اس وقت مروں گا نہیں۔ یہ سنکر میں نے لاہور جانے کے لئے ان سے اجازت چاہی۔ کیونکہ میں کاروبار کے سلسلہ میں جا رہا تھا۔ میرے چھوٹے بھائی کیپٹن احمد خان صاحب جو میرے ہم زلف بھی ہیں لاہور رہتے تھے۔ ان کو جاکر سب حالات بتلائے تیسرے دن ہی صاحبزادہ صاحب کی سخت بیماری کی تار آئی۔ ہم حیران تھے کہ میرے آتے وقت تو وہ ٹھیک تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت بھی دے چکے تھے۔ خیر چوتھے دن پھر تار آئی کہ صاحبزادہ صاحب کی حالت نازک ہے۔ جب کیپٹن احمد خان صاحب کے بیوی بچے لے کر گھر پہنچا تو واقعی ان کی حالت نازک تھی۔ ہچکی لگی ہوئی تھی اور بے ہوش تھے۔ ڈاکٹر اور سب رشتہ دار کلمہ شہادت پڑھ رہے تھے۔ مگر وقت گذرتا گیا اور ان کی حالت میں تبدیلی ہوتی گئی اور بفضل خدا چند دن بعد بالکل تندرست ہو گئے اور لوگوں کے لئے ان کا وجود ایک زندہ معجزہ ثابت ہوا! اب اپریل ۱۹۵۷ء میں صاحبزادہ صاحب نے وفات سے چند دن پہلے رؤیا دیکھی کہ ایک باغ میں چند شاندار کوٹھیاں ہیں۔ ایک میں صوبیدار خوشحال خان صاحب شہید (جو میرے والد صاحب تھے) مقیم ہیں صاحبزادہ صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور بغلگیر ہونے کے بعد پوچھا کہ آپ تو بہت شاندار کوٹھی میں رہ رہے ہیں۔ صوبیدار صاحب نے کہا کہ یہاں تو مزے ہیں اور یہاں ہم سب دوست اکٹھے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا مجھے بھی ایسی جگہ دے دیں۔ اس پر صوبیدار صاحب ان کو ایک زیر تعمیر کوٹھی کے پاس لے گئے۔ وہ بھی بہت عالیشان کوٹھی بن رہی تھی۔ وہاں سے ایک افسر سے دریافت کیا کہ یہ کوٹھی کس کی ہے۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

جماعتوں کے نام شائع کر دیئے جائیں گے

(۱) جن جماعتوں کے وعدے دفتر اول و دوم کے بحیثیت مجموعی سو فیصدی ۳۱ مئی تک پورے ہو جائیں گے۔

(۲) یا جن جماعتوں کے وعدے ۳۱ مئی یا ۱۰ جون کی شام سے پہلے پہلے بحیثیت مجموعی ستر یا اسی فی صدی داخل مرکز ہو جائیں گے۔

(۳) ان جماعتوں کے اچھا کام کرنے والے احباب کے ناموں کے ساتھ جماعتوں کی فہرست جون کے دوسرے عشرہ میں انشاء اللہ العزیز شائع کر دی جائیں گی۔ پس جماعتیں تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مئی تک پورے کرنے کی پوری کوشش کریں اور اچھا کام کرنے والے احباب کے نام بھی بھجوا دیں تا کسی کا نام رہ نہ جائے

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم سیٹھ عبد الکریم صاحب پسر سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب ساکن کراچی نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم کی امانت مبلغ -/۶۶ روپے جو از صدر انجمن میں موجود ہے یہ رقم مجھے دلائی جائے۔ اس بارہ میں موصوف نے اپنی والدہ صاحبہ مسماۃ زلیخہ بیگم صاحبہ اور دو ہمشیرگان زبیدہ بیگم صاحبہ اور رقیہ بیگم صاحبہ کا تحریری مختار نامہ بھی ارسال کیا ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس کے خلاف کوئی عذر ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں

ناظم دار القضاء ربوہ ۲۳/۵/۵۷

سرکاری وظیفہ پر غیر ملکی تعلیم

اعلان گورنمنٹ پاکستان۔ وزارت تعلیم۔ پچاس وظائف مالیت ہر ایک -/۳۰۰ روپے ڈی ایم (جرمن سکہ) ماہوار نیز -/۶۰۰ ڈی۔ایم سالانہ خاص ضروریات کے لئے ٹریننگ جرمنی میں۔ کرایہ آمد و رفت بذمہ امیدوار۔ جرمن زبان سیکھنے کے لئے مطالبہ پر مزید وظیفہ۔ عرصہ ٹریننگ بارہ ماہ از ۱/۴/۵۸ - اس کی مزید ایک سال توسیع ہو سکتی ہے مضامین انجنیئرنگ ٹریننگ
(CHEMICAL, MINING, IRRIGATION)
مضامین اکنامکل ٹریننگ
ECONOMICS, BANKING, BUSINESS, ADMINISTRATION, ACCOUNTANCY, STATISTICS,

شرائط۔ پاکستانی متعلقہ مضمون کا سیکنڈ کلاس بیچلر یا ماسٹر کی ڈگری یافتہ اور بصورت انجنیئرنگ چھ ماہ کا عملی تجربہ رکھنے والا۔ مجوزہ فارم ۷/۶/۷ کا بذریعہ واپسی لفافہ ارسال کر کے
UNDER SECRITARY, TO THE
GOVT. OF PAKISTAN, MINISTRY OF EDUCATION,
KARACHI—1,
کو لکھیں۔ اور مکمل درخواست ۳۰ جون سنہ ۱۹۵۷ تک ان کے نام ارسال کریں (پ-ٹ ۱۱/۵/۵۷)

ناظر تعلیم - ربوہ

انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

نتیجہ کتاب "احادیث اخلاق"

پچھلی سہ ماہی میں جن مجالس نے احادیث اخلاق کا نتیجہ بھجوایا ہے وہ درج ذیل ہے یہ امتحان مجالس نے مقامی طور پر لیا تھا۔ باقی مجالس کی طرف سے نتیجہ کی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے شائع نہیں کیا جا سکا۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس لاہور چھاؤنی

نمبر شمار	نام خادم	نمبر حاصل کردہ
۱	نذیر احمد صاحب سلیم	۳۷/۱۰۰
۲	سردار خانصاحب	۷۳
۳	مرزا نذیر احمد صاحب	۷۷
۴	بشیر احمد خانصاحب	۶۲
۵	محمد افضل صاحب	۶۰
۶	عبد القیوم صاحب	۷۳
۷	سید محمد اجمل صاحب	۷۰.۴۰
۸	سید محمد احمد صاحب	۵۴
۹	محمد بشیر احمد صاحب	۵۳
۱۰	محمد یسین صاحب	۶۱
۱۱	منیر احمد صاحب	۳۳
۱۲	منور احمد صاحب ارشد	۳۴

مجلس احمد نگر

نمبر شمار	نام خادم	نمبر حاصل کردہ
۱	محمد ابراہیم صاحب	۹۰/۱۰۰
۲	مبارک احمد صاحب	۸۰
۳	مولوی بشیر احمد صاحب قمر	۷۵
۴	محمد رفیع خانصاحب	۶۰
۵	قریشی محمد حمید صاحب	۳۴
۶	محمد حبیب اللہ صاحب	۳۳

مجلس راولپنڈی

نمبر شمار	نام خادم	نمبر حاصل کردہ
۱	محمد احمد خانصاحب	۴۸
۲	چوہدری نثار احمد صاحب	۴۵
۳	چوہدری بشارت احمد صاحب	۴۰
۴	ذوالفقار احمد صاحب	۳۶
۵	خواجہ بشیر الدین احمد صاحب	۴۵

مجلس لاہور

نمبر شمار	نام خادم	نمبر حاصل کردہ
۱	عبد الشکور صاحب	۸۴/۱۰۰
۲	محمد اسلم صاحب فاروقی	۸۰
۳	بشارت احمد صاحب	۸۰
۴	چوہدری نور محمد صاحب	۵۹
۵	عبد الحکیم صاحب کوثر	۵۰/۱۰۰
۶	شیخ عبد الماجد صاحب	۵۰
۷	عبد الغفور صاحب	۳۷
۸	منور احمد صاحب	۴۵
۹	لطیف احمد صاحب	۳۳
۱۰	خدا بخش صاحب	۳۳

اعلان

خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور نے مؤرخہ ۱۹ اپریل کو خدام کا تاریخ احمدیت کے متعلق ایک تحریری امتحان لیا۔ کل آٹھ خدام نے حصہ لیا۔ ان کے نام اور جو نمبر انہوں نے حاصل کئے ہیں وہ یہ ہیں

۱	چوہدری غلام احمد صاحب	۴۳/۵۰
۲	عبد الرشید صاحب طارق	۳۵
۳	محمود احمد صاحب خالد	۳۳
۴	محمد اسحٰق صاحب نثار	۳۲
۵	گلزار صاحب	۳۲
۶	مبارک احمد صاحب ظفر	۲۶
۷	چوہدری محمود احمد صاحب	۱۷
۸	بابو عبد الرحمٰن صاحب	۱۷

عبد الرشید طارق
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ۔ لاہور

درخواست دعا

خاکسار کی دونوں لڑکیاں آمنہ بیگم و ارشاد بیگم قریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے

فضیل نادر دار الصدر غربی۔ ربوہ

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ حمیدہ بی بی (بنت مستری خیر الدین صاحب قادر آبادی مرحوم) زوجہ ... بعمر ۳۲ سال کے ہاں ۱۷/۵ کو آٹھ ماہ کا بچہ پیدا ہوا زچہ کی تکلیف بڑھتی گئی۔ اگلے دن ڈبل نمونیہ ہو گیا۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا مگر کوئی علاج کام نہ آیا اور ۱۹/۵ کو تین بجے دن اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۲۲/۵ کو نومولود بھی فوت ہو گیا۔ ایک پانچ سالہ بچی یادگار ہے مرحومہ پاک سیرت خاتون تھیں۔ نماز روزہ کی پابند اور چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔ اور اپنی خوش خلقی۔ نرم مزاجی اور صاف گوئی کی وجہ سے ہر دلعزیز تھیں۔ ان کو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بے حد محبت اور انس تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے

(بقیہ) اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ہماری والدہ صاحبہ طال عمرہا کی صحت کمزور ہے۔ ان پر اس صدمہ کا بہت اثر ہے ان کی کامل صحت اور لمبی عمر کے لئے بھی دعا فرمائیں بالآخر تمام خدام و طلباء جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کا شکور ہوں کہ جنہوں نے خدمت خلق اور دلی ہمدردی کے ماتحت مرحومہ کو ربوہ سے احمد نگر لانے میں ہماری پوری پوری امداد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار عبد المنان (شاہد) مربی لائلپور حال احمد نگر

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ

208

نمبر ۱۴۵۹۰:- میں عبدالباسط شاہد ولد میاں عبدالرحیم صاحب درویش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔

اس وقت ماہوار آمد ۲۰ + ۶۵ = ۸۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

العبد عبدالباسط شاہد راحت منزل دارالرحمت ربوہ

گواہ شد محمد عبداللہ قریشی نائب امین صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

گواہ شد محمد شفیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

نمبر ۱۴۵۹۱:- میں رفیع الزمان خان ولد رفیع الزمان خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت فوجی عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ وفات کے وقت جو بھی جائداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں

اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۸۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں یا اگر میری آمد میں کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد موصی رفیع الزمان

گواہ شد۔ مرزا داؤد احمد ناظر امور عامہ ربوہ

گواہ شد۔ ملک سیف الرحمن ربوہ ضلع جھنگ

نمبر ۱۴۵۹۴:- میں فضیلت بیگم زوجہ چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم جٹ چیدھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن احمد پور شرقیہ ڈاکخانہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں اپنی کل جائداد مالیتی ۳۷۰۰/- روپے جس کی تفصیل درج ذیل ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت علاوہ وصیت میں درج شدہ جائداد کے اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

حق مہر ۲۰۰/- نقد ۵۰۰/- اندازاً ۱۲ تولے سونا ۱۲۰۰/- کل ۳۷۰۰/- روپیہ

الامۃ فضیلت بیگم بقلم خود گواہ شد چوہدری رحمت اللہ بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد چوہدری بشیر احمد گوایا احمد پور شرقیہ بہاولپور

نمبر ۱۴۵۹۵:- میں حکیم چراغ دین ولد فتح دین صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ طبابت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چک ۶۹/R-B گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری ماہوار آمد ۳۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

(۲) میری منقولہ یا غیر منقولہ کسی قسم کی جائداد پاکستان میں نہیں ہے۔ میرا ایک مکان خام کا ہندوستان ضلع گورداسپور میں تھا اس کا نصف میں نے اپنی بیوی کو حق مہر میں دیدیا تھا۔ میں نے اس مکان کے بدلہ میں پاکستان میں کوئی مکان یا جائداد نہیں لی اگر مجھے پاکستان میں اس مکان کے عوض کوئی جائداد ملے تو اس کے نصف کے ۱/۱۰ کی (کیونکہ نصف میں اپنی زوجہ کو مشرقی پنجاب میں دے چکا ہوں اور وہ اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بھی ادا کر چکی ہیں) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ ورنہ جب اللہ تعالیٰ مجھے وہ میرا متروکہ مکان یا اس کا معاوضہ ملے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد بقلم خود حکیم چراغ دین

گواہ شد رحمت اللہ سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ ۶۹/R-B

گواہ شد عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۶۹/R-B

نمبر ۱۴۵۹۷:- میں فضل محمد ولد میاں عمر الدین صاحب قوم قصاب راجپوت۔ پیشہ قصاب عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن دارالرحمت ربوہ۔ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ ماہوار آمد بصورت معمولی تجارت کے ۲۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو میری متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا فضل محمد

گواہ شد نشان انگوٹھا محمد شریف ولد فضل محمد محلہ دارالرحمت ربوہ

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۶۰۰:- میں امۃ الحفیظ نصرت زوجہ ملک منظور احمد انور قوم ارائیں پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن۔ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے البتہ مندرجہ ذیل طلائی زیور موجود ہیں۔ انگوٹھیاں تین عدد وزنی ۹ ماشہ۔ ہار ایک عدد ۱½ تولہ۔ جڑاؤ ایک جوڑی ایک تولہ۔ کل طلائی زیور سوا تین تولہ جس کی قیمت اندازاً ۳۲۵/- روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس طرح کل جائداد ۸۲۵/- روپے کی بنتی ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

الامۃ امۃ الحفیظ نصرت

گواہ شد ملک منظور احمد انور خاوند موصیہ

[illegible]

۲۹ الف ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر ۱۴۵۹۸:- میں سید محمد حسین شاہ ولد سید ناصر شاہ قوم سید پیشہ حکمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن پلو والا ڈاکخانہ دودھراں ضلع ملتان حال چک ۲۷۶/R-B گوکھووال ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ۸ بیگھ کے قریب اراضی زرعی موضع پلو والا ڈاکخانہ دودھراں ضلع ملتان میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت کل ۸۰۰/- روپے ہوگی اس کے علاوہ بصورت حکمت مجھے ماہوار آمد ۴۰/- روپے ہے۔ مذکورہ جائداد اور آمد سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ تا حیات ادا کرتا رہوں گا اور کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد سید محمد حسین شاہ بقلم خود

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد سید عبدالغفور رشید انسپکٹر جوائنٹ ربوہ۔ ضلع جھنگ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم چوہدری غلام محمد صاحب (اکبر ہوٹل غلہ منڈی ربوہ) بعارضہ ملیریا بخار چند روز سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

عبداللہ اکبر۔ ربوہ

(۲) میرے ایک دوست سید تنویر احمد صاحب کیمبل پور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

لطیف احمد۔ ربوہ

(۳) خاکسار ایک مقدمہ کے سلسلہ میں بہت پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پریشانی سے نجات دے۔ (چوہدری) نور محمد پہرہ دار دفتر امانت۔ ربوہ

(۴) میرے بڑے لڑکے عزیزم حمید الدین حمید کا فورتھ ائیر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان ہو رہا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ایم عبدالغنی سینیر کلرک دی سیالکوٹ سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ سیالکوٹ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:-

"میرا پہلا اعلان جو چودھری محمد سعید صاحب اور چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب کے متعلق بھجوایا گیا تھا۔ اس کے بعد چوہدری مشتاق احمد صاحب کا خط ملا ہے کہ مجھے ایک عزیز نے قطعی طور پر یقین دلایا ہے کہ عمر حیات سیال کی منگنی توڑ دی گئی ہے۔ اگر ایسا ہی ہوا تو یہ بہت اچھا ہوگا۔ اور نواب محمد دین صاحب مرحوم کا خاندان تباہی سے بچ جائیگا لیکن چونکہ ابھی تک یہ سب کچھ صرف یقین دہانی تک محدود ہے۔ اس لئے میں صرف دو تین مہینے تک انتظار کر سکتا ہوں۔ اگر اس عرصہ میں لڑکی کا نکاح کسی احمدی سے ہو گیا۔ تو آئندہ کے لئے تسلی ہو جائے گی۔ اور اگر پھر بھی مجھے یہی خط آتے رہے کہ کسی اچھے کھاتے پیتے رشتہ کا انتظام کریں تو مجھ پر یہ کھل جائے گا کہ موجودہ یقین دہانی محض حسن ظنی پر مبنی ہے۔ ورنہ لڑکی کے وارث ابھی تک اپنی اصلاح پر مائل نہیں۔ میں رشتہ تلاش کر سکوں یا نہ کر سکوں ہر شخص خدا تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہے۔ میرا علم یہی ہے کہ موجودہ رشتہ بھی نہ کھاتا پیتا ہے نہ اچھا ہے۔ بلکہ محض میلانِ طبع کا نتیجہ ہے۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ لڑکی کے تایا چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری اور لڑکی کی پھوپھی عزیزہ مجیدہ بیگم بنت نواب محمد دین صاحب مرحوم زوجہ چوہدری شاہ نواز صاحب اس رشتہ سے لاتعلق ہیں اور کئی دفعہ اپنی بیزاری ظاہر کر چکے ہیں۔ ان کے خلاف مجھے کوئی شکوہ نہیں۔ اور نہ کسی دوسرے کی غلطی کا ان پر الزام لگ سکتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہمیشہ ہی اس فعل سے برأت ظاہر کی ہے۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری ۲۶/۵)

شمالی ترکی میں خوفناک زلزلہ۔ پچاس ۵۰ افراد ہلاک ہو گئے

پچیس گھنٹوں کے اندر اندر زلزلہ کے ۲۷ سو جھٹکے محسوس کئے گئے

استنبول ۲۷ مئی۔ شمالی ترکی سے ایک خوفناک زلزلہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد پچاس تک پہنچ گئی ہے کل نو دیہات سے ملبہ سے مزید چالیس لاشیں نکالی گئی ہیں۔ زلزلہ میں چوراسی اشخاص زخمی ہوئے اور ۷۶۴ مکان تباہ ہو گئے زلزلہ کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں پچیس گھنٹوں کے اندر اندر ۲۷ سو جھٹکے محسوس کئے گئے۔

مشرقی پاکستان میں ہولناک طوفان

ڈھاکہ ۲۷ مئی۔ تاخیر سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق گزشتہ جمعرات کو شجاع نگر پولیس سٹیشن کے علاقے میں ایک ہولناک طوفان سے پانچ افراد ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہو گئے۔ طوفان کے باعث ۱۲ گاؤں بری طرح تباہ ہوئے جس سے دو ہزار سے زائد افراد بے خانماں ہو گئے اور سینکڑوں مویشی ہلاک ہو گئے طوفان سے کھڑی فصلوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

محترم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ (بقیہ صفحہ ۵)

تو اس نے جواب دیا کہ یہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی ہے۔ اس پر صاحبزادہ صاحب بہت خوش ہو کر پوچھنے لگے یہ کب تک بن جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً دو ہفتے میں پھر یہ پکی ہو جائے گی۔

صاحبزادہ صاحب نے سب بیوی بچوں کو بلایا اور ان کو نصیحتیں کرنے کے بعد ان کو باغیچہ میں لے گئے اور وہاں اپنی قبر کے لئے جگہ پسند کی اور سب کو جگہ دکھائی اور سب عورتوں کو نصیحت کی کہ فرشتے مجھے بلا رہے ہیں میرے مرنے کے بعد رونا نہیں اور اپنے بیوی بچوں کو غریبوں کی امداد۔ مسافروں کو کھانا کھلانا اور یتیموں کی پرورش اور مخلوق خدا سے ہمدردی کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا کہ نمازوں کی پابندی کرو اور بوقت ضرورت احمدیت اور اسلام کی خدمت کے لئے جان و مال کی قربانی پیش کرو۔ ٹھیک دو ہفتہ بعد وہ اچانک بیمار ہو گئے۔ ہر ممکن کوشش اور علاج کے باوجود وہ وقت ٹل نہ سکا۔ آخر ۱۸/۵ کی رات کے ۱½ بجے سے نماز کی نیت باندھ لی۔ کبھی اشاروں سے کبھی بالجہر نماز پڑھتے رہے۔ پھر کمی ہو گئی شروع ہوئے اور ۱۹/۵ کو صبح جمعۃ المبارک کے ساڑھے چھ بجے اپنے خالق و مالک حقیقی کے پاس چلے گئے

احباب کرام صاحبزادہ صاحب کے پسماندگان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو سلسلہ عالیہ کے سچے خادم بنا دے اور ان میں اتفاق و اتحاد قائم رکھے اور ان کی زندگیوں میں برکت ڈالے اور صاحبزادہ صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

احباب کرام میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے سلسلے کا سچا خادم بنائے اور مجھے اس خدمت کو صحیح طریق سے پورا کرنے کی توفیق دے اور میرا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

"مجلس علمی" جامعۃ المبشرین کے زیر اہتمام ایک مفید لیکچر

مورخہ ۲۹/۵ بروز بدھ "مجلس علمی" جامعۃ المبشرین کے زیر اہتمام جامعہ کے ہال میں ٹھیک ۹ بجے قبل از دوپہر مکرم حبیب اللہ خان صاحب کیمسٹری پروفیسر ٹی آئی کالج Peace & War کے موضوع پر دلچسپ لیکچر دیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس اجلاس میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

سیکرٹری مجلس علمی جامعۃ المبشرین ربوہ